غزل

غزل عربی قصیدے کی تشبیب سے ماخوذ ہے۔ تشبیب کا تعلق شباب یعنی جوانی یا جوانی کے جذبات سے ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جوانی کے جذبات میں حسن وعشق کی کیفیات شامل ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے فارسی اور اردو غزلوں میں حسن وعشق کے جذبات کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ لیکن دور حاضر میں غزل ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں حیات اور کائنات کے مختلف مسائل سمیٹے جاسکتے ہیں۔ یعنی غزل کے موضوعات اور مضامین کی کوئی قید نہیں رہ گئی ہے۔

غزل کی شکل یا ہیئت مقرر ہے۔ اس میں ابھی تک کسی طرح کی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ اس کا پہلا شعر، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں، مطلع کہلاتا ہے۔ کسی کسی غزل میں ایک سے زیادہ مطلع ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں دوسرے مطلع کو مطلع ثانی یا حسن مطلع کہتے ہیں اور تیسرے مطلع کو مطلع ثالث کہا جاتا ہے۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔ لیکن بعض غزلیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کبھی مطلع نہیں ہوتا تو کبھی مقطع نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود انہیں غزل ہی کہتے ہیں۔ البتہ ایسی غزلوں میں ایک طرح کی کمی کا احساس ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض ایسی غزل بھی ہوتی ہے جس میں ردیف نہیں ہوتی۔ چنانچہ بغیر ردیف والی غزل کو غیر مردف غزل کہتے ہیں۔

دور حاضر میں مختلف ادبی اصناف میں کئی طرح کے تجربے کئے گئے ہیں۔ غزل جیسی نازک صنف میں بھی تجربے ہوئے ہیں اور آزاد غزلیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن جس طرح تمام تجربے کا کامیاب ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح ضروری نہیں تھا کہ آزاد غزل کا تجربہ بھی کامیاب ہوتا۔ اس لئے اب آزاد غزل کا تجربہ بھی ناکام ہو چکا ہے۔ یہ تجربہ ہیئتی تبدیلی کا تھا، کوشش کی گئی تھی کہ اس کی ہیئت یا شکل میں کسی قدر تبدیلی لائی جائے۔ اس تجربے کی ناکامی سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس کی ہیئت تبدیل نہیں کی جاسکتی لیکن اس کے موضوعات اب محدود نہیں رہے ہیں۔ پہلے بھی عاشقانہ، رندانہ، صوفیانہ اور عارفانہ خیالات کے اظہار کا وسیلہ غزل کو بنایا گیا تھا اور آج سائنسی، نفسیاتی اور دوسری قسموں کے موضوعات پر بھی غزلیں کہی جاتی ہیں۔

اردو غزل ولی دکنی سے پہلے بھی کہی جاتی تھی لیکن ولی نے اسے خاص معیار بخشا۔ جب ولی کے ذریعے غزل شمال میں پہنچی تو میر، مومن، غالب جیسے شعرا پیدا ہوئے۔ اس کے بعد اقبال فیض اور فراق نے بھی غزل گوئی کی روایت کو مضبوط اور مستحکم کیا۔ غزل کے اشعار کی تعداد کا تعین بھی مشکل ہے۔ ویسے کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سترہ یا انیس اشعار کی غزل ہونی چاہئے۔

مبارک عظیم آبادی

ڈاکٹر مبارک عظیم آبادی فدا حسین واثق کے بیٹے تھے جن کا تعلق بابا فرید گنج شکرؒ کی اولاد میں سے ہے۔ ان کی پیدائش 21 راپریل 1869ء کو عصر کے وقت جمعہ کے دن تاج پور ضلع دربھنگہ میں ہوئی تھی۔ انہوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی۔ مبارک عظیم آبادی بھی حضرت مولانا سید شاہ بدرالدین قدس سرہ سجادہ نشیں خانقاہ مجیبیہ کے دست مبارک پر قادریہ سلسلے میں بیعت کا شرف رکھتے تھے۔ ان کا طریقہ صلح کل کا تھا۔ کسی دوسرے مذہب سے انہیں نہ تو کوئی تعرض تھا نہ تعصب۔

جب معاش کی فکر ہوئی تو طب کی طرف متوجہ ہوئے اور طب سے متعلق فارسی میں دو کتابیں لکھیں 'میزان الطب' اور 'طب الکبیر' لیکن جلد ہی طبیعت اچاٹ ہوگئی اور جب چھ سال تک ہومیوپیتھی کی تعلیم حاصل کی اور اپنا مطب کھولا۔ مبارک حسین عظیم آبادی شمس العلماء امداد امام اثر کے بھانجی داماد تھے۔ مبارک کے والد فدا حسین واثق بھی شاعر تھے اور سید حسن حسرت کے شاگرد۔ ان کے مورث اعلیٰ ملا قاضی یار محمد کو 1085ء ہجری میں عہدۂ قضا یعنی منصفی کا عہدہ ملا۔ اس عہدے سے سبکدوش ہوئے تو اورنگ زیب کے چھوٹے بیٹے کی اتالیقی پر مامور ہوئے گویا مبارک ایک علمی، ادبی اور معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اور شاعری انہیں وراثت میں ملی تھی۔ انہوں نے اردو ہی میں نہیں بلکہ فارسی میں بھی شاعری کی۔ فارسی میں وہ حکیم عبدالحمید پریشاں سے اصلاح لیتے تھے۔ جبکہ اردو میں وہ داغ دہلوی کے شاگرد ہوئے۔

مبارک عظیم آبادی نے ایک بار حیدر آباد دکن کا سفر بھی کیا تھا اور سر عبدالعزیز کے یہاں قیام فرما ہوئے تھے جو ان دنوں وہاں کے اہم وزیر تھے۔ مبارک کلکتے گئے تو انہوں نے وہاں وحشت سے ملاقات کی۔

مبارک عظیم آبادی 1892ء میں داغ کے شاگرد ہوئے اور داغ کے وصال (1905ء) تک ان سے اصلاح سخن لیتے رہے یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام پر داغ کا رنگ نمایاں ہے۔ اس رنگ کے علاوہ ان کے یہاں تصوف کا رنگ بھی پایا جاتا ہے۔ انہوں نے رندانہ غزلیں بھی کہی ہیں اور شراب کے جام خوب خوب لنڈھائے ہیں۔

مبارک عظیم آبادی کے منتخب کلام کا مجموعہ 'جلوۂ داغ' کے نام سے 1951ء میں شائع ہوا۔ 1954ء میں حکومت ہند نے ان کی ادبی کارگزاریوں کا اعتراف کرتے ہوئے مبلغ 100 روپئے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔

مبارک عظیم آبادی نے پٹنہ سیٹی میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ انہوں نے لمبی عمر پائی۔ ان کا انتقال 12 ر دسمبر 1958ء کو ہوا۔ یعنی وہ تقریباً 90 برسوں تک زندہ رہے جن میں 70 برس شعر و شاعری میں گزاری۔

غزلیں

مبارک عظیم آبادی

(۱)

ساعتیں گزریں جو غفلت میں سمجھ لے کھو گئیں　　پھر کے آنے کی نہیں نادان گھڑیاں جو گئیں
کیا کہیں کیا کیا کیا تیری نگاہوں نے سلوک　　دل میں آئیں دل میں ٹھہریں دل میں کانٹے بو گئیں
گھر شب وعدہ مرا ماتم سرا سے کم نہ تھا　　تم نہ آئے حسرتیں آ آ کے مجھ کو رو گئیں

سوزِ دل سے اشک آنکھوں میں تو ے کی بوند ہے
اور وہ یوں طعنہ زن ساون کی جھڑیاں ہو گئیں

(۲)

گر گئے افسوس کس کس کی نظر سے کیا کہیں　　ہم ہوئے کیا کیا خجل اس چشم تر سے کیا کہیں
یوں بھی کہتا ہے کسی سے کوئی اپنا حالِ زار　　آپ تو سنتے نہیں دیوار و در سے کیا کہیں
سن رہے ہیں ناصحِ نافہم کی ہم دم بخود　　کہہ رہا ہے ہم سے کیا اس بے خبر سے کیا کہیں
دردمندانِ محبت کا یہ کیا جانیں علاج　　چارہ گر کی کیا سنیں ہم چارہ گر سے کیا کہیں

ہر قدم پر خوش جمالوں میں مبارک ہم لٹے
کیسی کیسی صورتیں گزریں نظر سے کیا کہیں

لفظ و معنی

ساعت - وقت

غفلت - بے خیالی، بے پروائی، بھول چوک، غلطی

گھڑی - لمحہ، پل

سلوک - برتاؤ

شب - رات

ماتم سرا - ماتم خانہ، غم خانہ، وہ گھر جو رونے یا ماتم کرنے کے لئے مخصوص ہو

حسرت - کسی چیز کے نہ ملنے کا ملال

سوز - جلن

بوند - قطرہ

طعنہ - طنز، آوازہ

طعنہ زن - طنز کرنے والا، آوازہ کسنے والا

آرزو - تمنا، خواہش، ارمان

بو - مہک

جستجو - تلاش، کھوج

پا، پائے - پیر، پاؤں

گفتگو - بات، بات چیت

نشاط - خوشی، شادمانی، فرحت

خوب رو - خوبصورت، اچھی صورت والا

آپ نے پڑھا

- مبارک عظیم آبادی کی شامل نصاب دو غزلوں کے مطالعہ سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ وہ قدیم وضع کے شاعر ہیں اور ان کا شعری انداز بھی روایتی ہی ہے۔ حسن وعشق کی مختلف کیفیات کو انہوں نے بڑی شوخی اور بے باکی کے ساتھ شعری پیکر عطا کیا ہے۔ ان کا یہ کلام جملہ شعری محاسن سے مزین ہے۔ انداز بیان سادہ مگر اثر انگیز ہے۔ زبان

صاف، سادہ، سہل اور عام فہم ہے۔ ژولیدہ بیانی نہیں بلکہ شعر میں سلاست اور روانی ہے۔ خیالات کا ذریعۂ ترسیل ایسا ہے کہ بات شاعر کے دل سے نکلتی ہے اور قاری کے دل میں جا کر بیٹھ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ان اشعار کو دیکھئے:

سوزِ دل سے اشک آنکھوں میں تو ے کی بوند ہے
اور وہ یوں طعنہ زن ساون کی جھڑیاں ہوگئیں

یوں بھی کہتا ہے کسی سے کوئی اپنا حالِ زار
آپ تو سنتے نہیں دیوار و در سے کیا کہیں

مختصر ترین سوالات

1. مبارک عظیم آبادی کہاں پیدا ہوئے؟
2. مبارک عظیم آبادی کا سال پیدائش کیا ہے؟
3. مبارک عظیم آبادی کا انتقال کب ہوا؟
4. مبارک عظیم آبادی کے والد کا نام کیا تھا؟
5. اردو شاعری میں مبارک عظیم آبادی کے استاد کون تھے؟
6. فارسی شاعری میں مبارک عظیم آبادی کے استاد کون تھے؟
7. مبارک عظیم آبادی کے شعری مجموعہ کا نام کیا ہے؟
8. مبارک عظیم آبادی کا شعری مجموعہ کب شائع ہوا؟
9. حکومت ہند نے مبارک عظیم آبادی کی ادبی کارگزاریوں کا اعتراف کب کیا؟
10. حکومت ہند نے مبارک عظیم آبادی کی ادبی کارگزاریوں کا اعتراف کرتے ہوئے کتنا وظیفہ مقرر کیا؟

مختصر سوالات

1. مبارک عظیم آبادی نے حیدرآباد دکن کے سفر میں کس سے ملاقات کی اور کس کے یہاں قیام فرما ہوئے؟
2. مبارک عظیم آبادی نے کس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی؟
3. علم طب پر مبارک عظیم آبادی نے جو کتابیں لکھیں، ان کے نام لکھئے۔

4. دونوں غزلوں کے قافیوں کی پہچان کیجیے اور کس غزل میں کتنے قافیے ہیں ان کی تعداد الگ کیجیے۔

طویل سوالات

1. مبارک عظیم آبادی کی شاعری پر کس کا رنگ نمایاں ہے؟
2. مبارک عظیم آبادی کے کلام میں داغ کے رنگ کے علاوہ اور کون کون سے رنگ نمایاں ہیں؟
3. مبارک عظیم آبادی کے کلام کی خصوصیات قلم بند کیجیے۔
4. نصاب میں شامل مبارک عظیم آبادی کی کسی ایک غزل کے ادبی محاسن قلم بند کیجیے۔
5. درج ذیل سابقے اور لاحقے سے نئے الفاظ بنائیے:

مند، کار، زار، بے، اہل

آیئے، کچھ کریں

1. مبارک عظیم آبادی کی کسی ایک غزل کو زبانی یاد کیجیے۔